عابد خطبات

71

خطبۂ جمعۃ المبارک

عنوان:

رمضان میں کیا کریں۔۔۔؟



خطبہ رائٹر

ابوضیاء تنزیل عابد

مدرس: جامعہ اسلامیہ سلفیہ ڈلن بنگلہ بوریوالا

شعبہ تبلیغ

جامعہ اسلامیہ سلفیہ ڈلن بنگلہ بوریوالا

بسم اللہ الرحمن الرحیم

رمضان میں کیا کریں۔۔۔؟

اہم عناصر:

- روزہ رکھنا
- وقت پر نماز ادا کرنا
- رات کا قیام کرنا
- صدقہ و خیرات کرنا
- روزے اِفطار کروانا
- کثرت سے تلاوت کرنا
- اعتکاف کرنا
- کثرت سے دعا کرنا
- عمرہ کرنا

إن الحمد لله، نحمده ونستعينه، من يهده الله فلا مضل له، ومن يضلل فلا هادي له، وأشهد أن لا إله إلا الله وحده لا شريك له، وأن محمدا عبده ورسوله أما بعد فاعوذ بالله من الشيطان الرجيم يَٰٓأَيُّهَا ٱلَّذِينَ ءَامَنُواْ كُتِبَ عَلَيۡكُمُ ٱلصِّيَامُ كَمَا كُتِبَ عَلَى ٱلَّذِينَ مِن قَبۡلِكُمۡ لَعَلَّكُمۡ تَتَّقُونَ ۝١٨٣ [البقرة:183]

ذی وقار سامعین!

رمضان المبارک کا مہینہ وہ مقدس مہینہ ہے جس کی فضیلت و برکت کو خود خالقِ کائنات نے اپنے کلامِ مجید میں بیان فرمایا۔ یہ مہینہ محض دنوں، ہفتوں اور تاریخوں کا مجموعہ نہیں، بلکہ یہ روحانی تربیت، قلبی صفائی اور اعمال کی درستگی کا سنہری موقع ہے۔ یہ وہ موسمِ بہار ہے جس میں نیکیوں کی کھیتیاں سرسبز ہو جاتی ہیں، ایمان کی کلیاں کھل اٹھتی ہیں، رحمت کی ہوائیں چلتی ہیں، مغفرت کی بارش برستی ہے اور جہنم کے دروازے بند کر دیے جاتے ہیں۔ آقا علیہ السلام فرماتے ہیں:

تُفْتَحُ فِيهِ أَبْوَابُ الْجَنَّةِ، وَتُغْلَقُ فِيهِ أَبْوَابُ النَّارِ، وَتُغَلُّ فِيهِ الشَّيَاطِينُ، وَيُنَادِي مُنَادٍ كُلَّ لَيْلَةٍ يَا بَاغِيَ الْخَيْرِ هَلُمَّ، وَيَا بَاغِيَ الشَّرِّ أَقْصِرْ

اس (مہینے) میں جنت کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں، جہنم کے دروازے بند کر دیئے جاتے ہیں، اور شیاطین کو بیڑیاں پہنا دی جاتی ہیں، اور ہر رات منادی آواز لگاتا ہے: اے خیر) بھلائی (کے طلب گار! خیر کے کام میں لگ جا، اور اے شر (برائی) کے طلب گار! برائی سے باز آجا۔"[نسائی:2109 صححہ الالبانی]

یہ وہ خاص مہمان ہے جو ہمارے دلوں میں تقویٰ کی شمع روشن کرنے آتا ہے، ہماری عملی زندگی میں انقلاب پیدا کرتا ہے اور ہمیں دنیا کی فانی لذتوں سے نکال کر دائمی سعادتوں کی طرف متوجہ کرتا ہے۔ رمضان ایک غیر معمولی مہینہ ہے جو نہ صرف ہماری عبادات میں جوش وخروش پیدا کرتا ہے بلکہ ہمارے کردار وعادات کی اصلاح کا ذریعہ بھی بنتا ہے۔ اس مہینے میں ہمارا تعلق قرآن سے مضبوط ہوتا ہے، ہماری راتیں قیام و دعا میں بسر ہوتی ہیں، دن ضبطِ نفس اور صبر و استقامت کی تربیت فراہم کرتا ہے اور یہ مہینہ ہمیں اخلاص وللّٰہیت کا درس دیتا ہے۔ روزہ ہمیں صرف بھوک اور پیاس سہنے کی مشق نہیں کراتا، بلکہ یہ ہمیں ان تقاضوں کی یاد دلاتا ہے جو اللہ کے ایک مخلص بندے کو ہمیشہ پیش نظر رکھنے چاہئیں۔ یہ ہمیں سکھاتا ہے کہ کس طرح انسان اپنے جذبات، خواہشات اور جبلّی تقاضوں پر قابو پا کر ایک بہتر اور صالح شخصیت میں ڈھل سکتا ہے۔

لیکن سوال یہ ہے کہ کیا رمضان صرف بھوکا رہنے اور افطار کے دستر خوان پر مختلف نعمتوں سے لطف اندوز ہونے کا نام ہے؟ کیا اس مقدس مہینے کی برکتیں صرف سحری اور افطاری تک محدود ہیں؟ یا پھر یہ وہ موقع ہے جس میں ہمیں اپنے شب و روز کا ایک واضح لائحہ عمل طے کرنا چاہیے، تاکہ ہم اس کے حقیقی مقاصد سے کماحقہ فائدہ اٹھا سکیں؟ یہ مہینہ محض رسمی عبادات اور روایتی معمولات کے لیے نہیں آیا، بلکہ یہ ہمیں اپنے اعمال کا محاسبہ کرنے، اپنی زندگی میں بہتری لانے اور اپنے رب کے قریب ہونے کا عملی موقع فراہم کرتا ہے۔

پس ضرورت اس امر کی ہے کہ ہم سوچیں اور غور کریں کہ رمضان میں ہمیں کیا کرنا

چاہیے؟ وہ کون سے کام ہیں جو ہمیں اس مہینے میں خصوصی طور پر انجام دینے چاہئیں تاکہ ہم اللہ کی رضا حاصل کر سکیں، اپنی آخرت سنوار سکیں اور اس مہینے کی حقیقی برکتوں سے مستفید ہو سکیں؟ یہی وہ بنیادی سوال ہے جس پر ہم آج کے خطبہ جمعہ میں گفتگو کریں گے اور دیکھیں گے کہ رمضان میں کرنے والے ہمارے کام کون کون سے ہونے چاہئیں۔

1۔ روزہ رکھنا:

رمضان المبارک میں سب سے اہم عمل روزہ رکھنا ہے۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ نے رمضان المبارک کے روزے ہر مکلف مسلمان پر فرض کئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

يَاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا كُتِبَ عَلَيْكُمُ الصِّيَامُ كَمَا كُتِبَ عَلَى الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ ﴿١٨٣﴾

"اے ایمان والو! تم پر روزے فرض کر دئے گئے ہیں، ویسے ہی جیسے تم سے پہلے لوگوں پر فرض کئے گئے تھے تاکہ تم تقوی کی راہ اختیار کرو۔"[البقرۃ:183]

اور فرمایا: فَمَنْ شَهِدَ مِنْكُمُ الشَّهْرَ فَلْيَصُمْهُ

"پس جو شخص بھی اس مہینہ کو پائے وہ اس کے روزے رکھے۔"[البقرۃ:185]

روزہ ارکانِ اسلام میں سے ہے، سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

بُنِيَ الإِسْلاَمُ عَلَى خَمْسٍ: شَهَادَةِ أَنْ لاَ إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ، وَإِقَامِ الصَّلاَةِ، وَإِيتَاءِ الزَّكَاةِ، وَالحَجِّ، وَصَوْمِ رَمَضَانَ

"اسلام کی بنیاد پانچ چیزوں پر قائم کی گئی ہے۔ گواہی دینا کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور بے شک حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے سچے رسول ہیں اور نماز قائم کرنا اور زکوۃ ادا کرنا اور حج کرنا اور رمضان کے روزے رکھنا۔"[صحیح مسلم:113]

روزے کی فضیلت بہت زیادہ ہے، سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

الصِّيَامُ جُنَّةٌ فَلَا يَرْفُثْ وَلَا يَجْهَلْ وَإِنْ امْرُؤٌ قَاتَلَهُ أَوْ شَاتَمَهُ فَلْيَقُلْ إِنِّي صَائِمٌ مَرَّتَيْنِ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَخُلُوفُ فَمِ الصَّائِمِ أَطْيَبُ عِنْدَ اللَّهِ تَعَالَى مِنْ رِيحِ الْمِسْكِ يَتْرُكُ طَعَامَهُ وَشَرَابَهُ وَشَهْوَتَهُ مِنْ أَجْلِي الصِّيَامُ لِي وَأَنَا أَجْزِي بِهِ وَالْحَسَنَةُ بِعَشْرِ أَمْثَالِهَا

”روزہ دوزخ سے بچنے کے لیے ایک ڈھال ہے اس لیے (روزہ دار) نہ فحش باتیں کرے اور نہ جہالت کی باتیں اور اگر کوئی شخص اس سے لڑے یا اسے گلی دے تو اس کا جواب صرف یہ ہونا چاہئے کہ میں روزہ دار ہوں، (یہ الفاظ) دو مرتبہ (کہہ دے) اس ذات کی قسم! جس کے ہاتھ میں میری جان ہے روزہ دار کے منہ کی بو اللہ کے نزدیک مشک کی خوشبو سے بھی زیادہ پسندیدہ اور پاکیزہ ہے، (اللہ تعالیٰ فرماتا ہے) بندہ اپنا کھانا پینا اور اپنی شہوت میرے لی چھوڑ دیتا ہے، روزہ میرے لیے ہے اور میں ہی اس کا بدلہ دوں گا اور (دوسری) نیکیوں کا ثواب بھی اصل نیکی کے دس گنا ہوتا ہے۔“ [صحیح بخاری:1894]

سیدنا سہل بن سعد ساعدی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

إِنَّ فِي الْجَنَّةِ بَابًا يُقَالُ لَهُ الرَّيَّانُ يَدْخُلُ مِنْهُ الصَّائِمُونَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ لَا يَدْخُلُ مِنْهُ أَحَدٌ غَيْرُهُمْ يُقَالُ أَيْنَ الصَّائِمُونَ فَيَقُومُونَ لَا يَدْخُلُ مِنْهُ أَحَدٌ غَيْرُهُمْ فَإِذَا دَخَلُوا أُغْلِقَ فَلَمْ يَدْخُلْ مِنْهُ أَحَدٌ

”جنت کا ایک دروازہ ہے جسے ریان کہتے ہیں قیامت کے دن اس دروازہ سے صرف روزہ دار ہی جنت میں داخل ہوں گے، ان کے سوا اور کوئی اس میں سے نہیں داخل ہو گا، پکارا جائے گا کہ روزہ دار کہاں ہے؟ وہ کھڑے ہو جائیں گے ان کے سوا اس سے اور کوئی نہیں اندر جانے پائے گا اور جب یہ لوگ اندر چلے جائیں گے تو یہ دروازہ بند کر دیا جائے گا پھر اس سے کوئی اندر نہ جاسکے گا۔“ [صحیح بخاری:1896]

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

يَقُولُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ الصَّوْمُ لِي وَأَنَا أَجْزِي بِهِ يَدَعُ شَهْوَتَهُ وَأَكْلَهُ وَشُرْبَهُ مِنْ أَجْلِي وَالصَّوْمُ جُنَّةٌ وَلِلصَّائِمِ فَرْحَتَانِ فَرْحَةٌ حِينَ يُفْطِرُ وَفَرْحَةٌ حِينَ يَلْقَى رَبَّهُ وَلَخُلُوفُ فَمِ الصَّائِمِ أَطْيَبُ عِنْدَ اللَّهِ مِنْ رِيحِ الْمِسْكِ

”اللہ عزوجل فرماتا ہے کہ روزہ خالص میرے لیے ہوتا ہے اور میں ہی اس کا بدلہ دیتا ہوں۔ بندہ اپنی شہوت، کھانا پینا میری رضا کے لیے چھوڑتا ہے اور روزہ گناہوں سے بچنے کی ڈھال ہے اور روزہ دار کے لیے دو خوشیاں ہیں۔ ایک خوشی اس وقت جب وہ افطار کرتا ہے اور ایک خوشی اس وقت جب وہ اپنے رب سے ملتا ہے اور روزہ دار کے منہ کی بو، اللہ کے نزدیک مشک عنبر کی خوشبو سے زیادہ پاکیزہ ہے۔“ [صحیح بخاری:7492]

سیدنا ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

مَنْ صَامَ يَوْمًا فِي سَبِيلِ اللَّهِ، بَعَّدَ اللَّهُ وَجْهَهُ عَنِ النَّارِ سَبْعِينَ خَرِيفًا

”جس نے اللہ تعالیٰ کے راستے میں (جہاد کرتے ہوئے) ایک دن بھی روزہ رکھا اللہ تعالیٰ اسے جہنم سے ستر سال کی مسافت کی دوری تک دور کردے گا۔“ [صحیح بخاری:2840]

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

مَنْ صَامَ رَمَضَانَ، إِيمَانًا وَاحْتِسَابًا، غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ

”جو شخص رمضان میں ایمان اور ثواب کا کام سمجھ کر روزہ رکھے تو اس کے پچھلے گناہ معاف کردیئے جائیں گے۔“ [صحیح بخاری:38]

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

إِذَا دَخَلَ شَهْرُ رَمَضَانَ فُتِّحَتْ أَبْوَابُ السَّمَاءِ وَغُلِّقَتْ أَبْوَابُ جَهَنَّمَ وَسُلْسِلَتْ الشَّيَاطِينُ

”جب رمضان کا مہینہ آتا ہے تو آسمان کے تمام دروازے کھول دیئے جاتے ہیں، جہنم کے دروازے بند کردیئے جاتے ہیں اور شیاطین کو زنجیروں سے جکڑ دیا جاتا ہے۔“ [صحیح بخاری:1899]

سیدنا طلحہ بن عبید اللہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ قبیلہ بَلِیّ کے دو آدمی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس (ہجرت کر کے مدینہ) آگئے۔ وہ دونوں اکٹھے مسلمان ہوئے تھے۔ ان میں سے ایک دوسرے کی نسبت (نیکی کے کاموں میں) زیادہ محنت کرنے والا تھا، چنانچہ اس محنت کرنے والے نے جہاد کیا اور شہید ہوگیا۔ دوسرا آدمی اس کے بعد ایک سال تک زندہ رہا، پھر وہ فوت ہو گیا۔ حضرت طلحہ نے فرمایا: میں نے خواب میں دیکھا کہ میں جنت کے دروازے پر کھڑا ہوں۔ اچانک دیکھا کہ وہ دونوں بھی وہاں موجود ہیں۔ جنت سے ایک آدمی باہر آیا اور اس نے بعد میں فوت ہونے والے کو (جنت میں جانے کی) اجازت دے دی۔ (کچھ دیر بعد) وہ پھر نکلا اور شہید ہونے والے کو اجازت دے دی۔ پھر میری طرف متوجہ ہو کر کہا: واپس چلے جاؤ، ابھی آپ کا وقت نہیں آیا۔ صبح ہوئی تو طلحہ نے لوگوں کو خواب سنایا۔ انہیں اس پر تعجب ہوا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی معلوم ہوا، اور لوگوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو (تفصیل سے خواب کی) بات سنائی۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تمہیں کس بات پر تعجب ہے؟ انہوں نے کہا: اے اللہ کے رسول! دونوں میں یہ شخص زیادہ محنت والا تھا، پھر اسے شہادت بھی نصیب ہوئی لیکن جنت میں دوسرا اس سے پہلے چلا گیا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ (دوسرا) اس (پہلے) کے بعد ایک سال تک زندہ نہیں رہا؟ انہوں نے کہا: جی ہاں۔ آپ نے فرمایا: اس نے رمضان کا مہینہ پایا اور اس میں روزے رکھے اور سال میں اتنی اتنی رکعت نماز پڑھی؟ انہوں نے کہا: جی ہاں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

فَمَا بَيْنَهُمَا أَبْعَدُ مِمَّا بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ

"ان دونوں (کے درجات) میں تو آسمان وزمین کے درمیانی فاصلے سے بھی زیادہ فرق ہے۔" [ابن ماجہ: 3925 صححہ الالبانی]

2۔ وقت پر نماز ادا کرنا:

دوسرا عمل نماز ہے، یہ بہت ضروری عمل ہے کیونکہ نماز اسلام کا ایک بڑا اور اہم رکن ہے۔ جو شخص روزہ رکھتا ہے اور نماز نہیں پڑھتا، اس کا روزہ اسے کوئی فائدہ نہیں دے گا۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن میں جگہ جگہ نماز کا حکم دیا ہے، اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

الٓمّٓ ۚ﴿۱﴾ ذٰلِكَ الْكِتٰبُ لَا رَيْبَ ۛۚ فِيْهِ ۛۚ هُدًى لِّلْمُتَّقِيْنَ ۙ﴿۲﴾ الَّذِيْنَ يُؤْمِنُوْنَ بِالْغَيْبِ وَ يُقِيْمُوْنَ الصَّلٰوةَ وَ مِمَّا رَزَقْنٰهُمْ يُنْفِقُوْنَ ۙ﴿۳﴾ وَ الَّذِيْنَ يُؤْمِنُوْنَ بِمَاۤ اُنْزِلَ اِلَيْكَ وَ مَاۤ اُنْزِلَ مِنْ قَبْلِكَ ۚ وَ بِالْاٰخِرَةِ هُمْ يُوْقِنُوْنَ ؕ﴿۴﴾ اُولٰٓىِٕكَ عَلٰى هُدًى مِّنْ رَّبِّهِمْ ۗ وَ اُولٰٓىِٕكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ﴿۵﴾

"الم یہ کتاب ہے جس میں شک کی کوئی گنجائش نہیں، اس میں متقین کیلئے ہدایت ہے جو غیب پر ایمان لاتے ہیں، نماز قائم کرتے ہیں اور ہم نے انھیں جو دیا اس سے (اللہ کی راہ میں) خرچ کرتے ہیں۔ نیز وہ آپ کی طرف نازل شدہ (وحی) پر ایمان لاتے ہیں اور اس پر بھی جو آپ سے پہلے اتاری گئی اور وہ آخرت پر یقین رکھتے ہیں۔ ایسے ہی لوگ اپنے رب کی طرف سے (نازل شدہ) ہدایت پر ہیں اور یہی لوگ فلاح پانے والے ہیں۔"[البقرہ:5-1]

دوسری جگہ فرمایا:

وَ اَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَ اٰتُوا الزَّكٰوةَ وَ ارْكَعُوْا مَعَ الرّٰكِعِيْنَ ﴿۴۳﴾

"اور نماز قائم کرو اور زکوۃ دو اور رکوع کرنے والوں کے ساتھ رکوع کرو۔"[البقرہ:43]

تیسری جگہ ارشاد ہوا:

اُتْلُ مَاۤ اُوْحِيَ اِلَيْكَ مِنَ الْكِتٰبِ وَ اَقِمِ الصَّلٰوةَ ؕ اِنَّ الصَّلٰوةَ تَنْهٰى عَنِ الْفَحْشَآءِ وَ الْمُنْكَرِ ؕ وَ لَذِكْرُ اللّٰهِ اَكْبَرُ ؕ وَ اللّٰهُ يَعْلَمُ مَا تَصْنَعُوْنَ ﴿۴۵﴾

"اس کی تلاوت کر جو کتاب میں سے تیری طرف وحی کی گئی ہے اور نماز قائم کر، بے شک نماز بے حیائی اور برائی سے روکتی ہے اور یقیناً اللہ کا ذکر سب سے بڑا ہے اور اللہ جانتا ہے جو کچھ تم کرتے ہو۔" [العنکبوت:45]

بے نماز کا ٹھکانہ جہنم ہے، اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

اِلَّآ اَصۡحٰبَ الۡیَمِیۡنِ ﴿۳۹﴾ فِیۡ جَنّٰتٍ ۟ؕ یَتَسَآءَلُوۡنَ ﴿۴۰﴾ عَنِ الۡمُجۡرِمِیۡنَ ﴿۴۱﴾ مَا سَلَکَکُمۡ فِیۡ سَقَرَ ﴿۴۲﴾ قَالُوۡا لَمۡ نَکُ مِنَ الۡمُصَلِّیۡنَ ﴿۴۳﴾ وَ لَمۡ نَکُ نُطۡعِمُ الۡمِسۡکِیۡنَ ﴿۴۴﴾

"مگر داہنے والے۔ باغوں میں ہوں گے، پوچھیں گے۔ گناہگاروں سے۔ کس چیز نے تمہیں دوزخ میں ڈالا۔ وہ کہیں گے کہ ہم نمازی نہ تھے۔ اور نہ ہم مسکینوں کو کھانا کھلاتے تھے۔" [المدثر:44-39]

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

بَيْنَ الرَّجُلِ وَبَيْنَ الشِّرْكِ وَالْكُفْرِ تَرْكُ الصَّلَاةِ

" آدمی اور شرک و کفر کے درمیان (فاصلہ مٹانے والا عمل) نماز چھوڑنا ہے۔" [صحیح مسلم:247]

سیدنا عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا: أَيُّ العَمَلِ أَحَبُّ إِلَى اللَّهِ؟ اللہ عزوجل کے ہاں کون سا عمل زیادہ محبوب ہے؟

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: الصَّلاَةُ عَلَى وَقْتِهَا "بروقت نماز ادا کرنا"

پھر پوچھا: اس کے بعد کون سا؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بِرُّ الوَالِدَيْنِ

"والدین کے ساتھ اچھا سلوک کرنا۔"

پھر پوچھا: اس کے بعد کون سا؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

الجِهَادُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ "اللہ کے راستے میں جہاد کرنا۔" [صحیح بخاری:5970]

سیدنا عبد اللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک دن نماز کا ذکر کیا اور فرمایا:

مَنْ حَافَظَ عَلَيْهَا كَانَتْ لَهُ نُورًا وَبُرْهَانًا وَنَجَاةً يَوْمَ الْقِيَامَةِ، وَمَنْ لَمْ يُحَافِظْ عَلَيْهَا لَمْ يَكُنْ لَهُ نُورٌ وَلَا بُرْهَانٌ وَلَا نَجَاةٌ، وَكَانَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مَعَ قَارُونَ، وَفِرْعَوْنَ، وَهَامَانَ، وَأُبَيِّ بْنِ خَلَفٍ

"جس نے نماز کی اچھی طرح حفاظت کی تو یہ اس کے لیے قیامت کے روز نور، دلیل اور نجات ہو گی اور جس نے اس کی پوری طرح حفاظت نہ کی تو یہ اس کے لیے قیامت کے دن نہ نور ہو گی، نہ دلیل اور نہ نجات اور ایسا آدمی قارون، فرعون، ہامان اور ابی بن خلف کے ساتھ ہو گا۔"[مسند احمد:6576 صحہ الالبانی]

3۔رات کا قیام کرنا:

تیسرا عمل قیام اللیل ہے۔یعنی راتوں کو اللہ کی عبادت اور اس کی بارگاہ میں عجز و نیاز کا اظہار کرنا۔ قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے عباد الرحمان (رحمان کے خاص بندوں) کی جو صفات بیان فرمائی ہیں، ان میں ایک یہ ہے:

وَالَّذِيْنَ يَبِيْتُوْنَ لِرَبِّهِمْ سُجَّدًا وَّقِيَامًا ﴿٦٤﴾

"ان کی راتیں اپنے رب کے سامنے قیام و سجود میں گزرتی ہیں۔"[الفرقان:64]

اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

مَنْ قَامَ رَمَضَانَ إِيمَانًا وَاحْتِسَابًا غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ

"جس نے رمضان (کی راتوں) میں قیام کیا، ایمان کی حالت میں، ثواب کی نیت (اخلاص) سے، تو اسکے پچھلے گناہ معاف کر دیئے جائیں گے۔"[صحیح بخاری:2009]

قیام اللیل (رات کا قیام) کے اور بھی بہت سارے فضائل و فوائد ہیں، سیدنا عبد اللہ بن سلام رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ منورہ تشریف لائے تو لوگ جلدی جلدی آپ کی

خدمت میں حاضر ہونے لگے اور (عام لوگ) کہنے لگے: اللہ کے رسول ﷺ تشریف لے آئے۔ اللہ کے رسول ﷺ تشریف لے آئے۔ اللہ کے رسول ﷺ تشریف لے آئے۔ تین بار (کہا) میں بھی لوگوں کے ساتھ زیارت کے لیے حاضر ہوا۔ جب میں نے نبی ﷺ کے چہرۂ اقدس پر توجہ سے نظر ڈالی تو مجھے معلوم ہو گیا کہ آپ کا چہرہ کسی جھوٹ بولنے والے کا چہرہ نہیں۔ نبی ﷺ کا جو ارشاد میں نے سب سے پہلے سنا، وہ یہ تھا؛

يَا أَيُّهَا النَّاسُ أَفْشُوا السَّلاَمَ، وَأَطْعِمُوا الطَّعَامَ، وَصِلُوا الأَرْحَامَ، وَصَلُّوا بِاللَّيْلِ، وَالنَّاسُ نِيَامٌ، تَدْخُلُوا الْجَنَّةَ بِسَلاَمٍ

"اے لوگو! سلام عام کرو، کھانا کھلایا کرو، صلہ رحمی کرو، اور جب لوگ سو رہے ہوں تو تم رات کو نماز (تہجد) پڑھو، تم سلامتی کے ساتھ جنت میں داخل ہو جاؤ گے۔" [ابن ماجہ: 3251 صحہ الالبانی]

سیدنا مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

قَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى تَوَرَّمَتْ قَدَمَاهُ فَقِيلَ لَهُ غَفَرَ اللهُ لَكَ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِكَ وَمَا تَأَخَّرَ قَالَ أَفَلَا أَكُونُ عَبْدًا شَكُورًا

"رسول اللہ ﷺ نماز میں رات بھر کھڑے رہے یہاں تک کہ آپ کے دونوں پاؤں سوج گئے۔ آپ سے عرض کیا گیا کہ اللہ تعالیٰ نے تو آپ کی اگلی پچھلی تمام خطائیں معاف کر دی ہیں۔ آنحضرت ﷺ نے فرمایا: کیا میں شکر گزار بندہ نہ بنوں۔؟" [صحیح بخاری: 4836]

سیدنا مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

رَحِمَ اللهُ رَجُلًا قَامَ مِنَ اللَّيْلِ فَصَلَّى، وَأَيْقَظَ امْرَأَتَهُ، فَإِنْ أَبَتْ نَضَحَ فِي وَجْهِهَا الْمَاءَ، رَحِمَ اللهُ امْرَأَةً قَامَتْ مِنَ اللَّيْلِ فَصَلَّتْ، وَأَيْقَظَتْ زَوْجَهَا، فَإِنْ أَبَى نَضَحَتْ فِي وَجْهِهِ الْمَاءَ

"رحم فرمائے اللہ تعالیٰ اس بندے پر جو رات کو اٹھ کر نماز پڑھتا اور اپنی بیوی کو جگاتا ہے۔ اگر وہ انکار کرے تو اس کے منہ پر پانی کے چھینٹے مارتا ہے اور رحم فرمائے اللہ تعالیٰ اس بندی پر

جو رات کو اٹھ کر نماز پڑھتی اور اپنے شوہر کو جگاتی ہے۔ اگر وہ انکار کرے تو اس کے منہ پر پانی کے چھینٹے مارتی ہے۔"[ابو داؤد: 1308 حسنہ الالبانی]

4۔ کثرت سے تلاوت کرنا:

قرآن کریم کا نزول رمضان المبارک میں ہوا، اس لیے قرآن کریم کا نہایت گہرا تعلق رمضان المبارک سے ہے۔ یہی وجہ ہے کہ اس ماہ مبارک میں نبی اکرم ﷺ حضرت جبرئیل علیہ السلام کے ساتھ قرآن کریم کا دور فرمایا کرتے تھے۔ [بخاری: 1902] اور صحابہ رضی اللہ عنہم و تابعین رحمۃ اللہ علیہم بھی اس ماہ میں کثرت سے قرآن کریم کی تلاوت کا اہتمام کرتے تھے۔ تلاوتِ قرآن کے بہت سارے فوائد ہیں، اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

اَلَّذِيْنَ اٰتَيْنٰهُمُ الْكِتٰبَ يَتْلُوْنَهٗ حَقَّ تِلَاوَتِهٖ ؕ اُولٰٓئِكَ يُؤْمِنُوْنَ بِهٖ ؕ وَمَنْ يَّكْفُرْ بِهٖ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْخٰسِرُوْنَ ﴿١٢١﴾

"وہ لوگ جنھیں ہم نے کتاب دی ہے، اسے پڑھتے ہیں جیسے اسے پڑھنے کا حق ہے، یہ لوگ اس پر ایمان رکھتے ہیں اور جو کوئی اس کے ساتھ کفر کرے تو وہی لوگ خسارہ اٹھانے والے ہیں۔"[البقرہ: 121]

سیدنا عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

مَنْ قَرَأَ حَرْفًا مِنْ كِتَابِ اللّٰهِ فَلَهُ بِهِ حَسَنَةٌ وَالْحَسَنَةُ بِعَشْرِ أَمْثَالِهَا لَا أَقُولُ الم حَرْفٌ وَلَكِنْ أَلِفٌ حَرْفٌ وَلَامٌ حَرْفٌ وَمِيمٌ حَرْفٌ

"جس نے کتاب اللہ کا ایک حرف پڑھا اسے اس کے بدلے ایک نیکی ملے گی، اور ایک نیکی دس گنا بڑھا دی جائے گی، میں نہیں کہتا "الم" ایک حرف ہے، بلکہ الف ایک حرف ہے، لام ایک حرف ہے اور میم ایک حرف ہے۔"[ترمذی: 2910 صححہ الالبانی]

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا:

لَا حَسَدَ إِلَّا فِي اثْنَتَيْنِ: رَجُلٌ عَلَّمَهُ اللهُ الْقُرْآنَ فَهُوَ يَتْلُوهُ آنَاءَ اللَّيْلِ وَآنَاءَ النَّهَارِ، فَسَمِعَهُ جَارٌ لَهُ، فَقَالَ: لَيْتَنِي أُوتِيتُ مِثْلَ مَا أُوتِيَ فُلَانٌ فَعَمِلْتُ مِثْلَ مَا يَعْمَلُ، وَرَجُلٌ آتَاهُ اللهُ مَالًا فَهُوَ يُهْلِكُهُ فِي الْحَقِّ، فَقَالَ رَجُلٌ: لَيْتَنِي أُوتِيتُ مِثْلَ مَا أُوتِيَ فُلَانٌ فَعَمِلْتُ مِثْلَ مَا يَعْمَلُ

”رشک تو بس دو ہی آدمیوں پر ہونا چاہیئے ایک اس پر جسے اللہ تعالی نے قرآن کا علم دیا اور وہ رات دن اس کی تلاوت کرتا رہتا ہے کہ اس کا پڑوسی سن کر کہہ اٹھے کہ کاش مجھے بھی اس جیسا علم قرآن ہوتا اور میں بھی اس کی طرح عمل کرتا اور وہ دوسرا جسے اللہ نے مال دیا اور وہ اسے حق کے لئے لٹا رہا ہے (اس کو دیکھ کر) دوسرا شخص کہہ اٹھتا ہے کہ کاش میرے پاس بھی اس کے جتنا مال ہوتا اور میں بھی اس کی طرح خرچ کرتا۔“[صحیح بخاری:5026]

5۔صدقہ وخیرات کرنا:

چوتھا عمل صدقہ وخیرات کرنا ہے۔سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں:

كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ اجود الناس وَكَانَ اجود مَا يَكُونُ فِي رَمَضَانَ حِينَ يَلْقَاهُ جِبْرِيلُ، وَكَانَ يَلْقَاهُ فِي كُلِّ لَيْلَةٍ مِنْ رَمَضَانَ فَيُدَارِسُهُ الْقُرْآنَ، فَلَرَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اجود بِالْخَيْرِ مِنَ الرِّيحِ الْمُرْسَلَةِ

”رسول اللہ ﷺ بھلائی کے کاموں میں سب سے زیادہ سخاوت کرنے والے تھے اور آپ کی سب سے زیادہ سخاوت رمضان کے مہینے میں ہوتی تھی۔اس مہینے میں (قرآن کا دور کرنے کے لیے) آپ ﷺ سے جب جبرئیل علیہ السلام ملتے، تو آپ کی سخاوت اتنی زیادہ اور اس طرح عام ہوتی جیسے تیز ہوا ہوتی ہے، بلکہ اس سے بھی زیادہ"[صحیح مسلم:2208]

اللہ کے راستے میں خرچ کرنے کی بہت زیادہ فضیلت ہے، اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

مَثَلُ الَّذِيْنَ يُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَهُمْ فِىْ سَبِيْلِ اللّٰهِ كَمَثَلِ حَبَّةٍ اَنْۢبَتَتْ سَبْعَ سَنَابِلَ فِىْ كُلِّ سُنْۢبُلَةٍ مِّائَةُ حَبَّةٍ ؕ وَاللّٰهُ يُضٰعِفُ لِمَنْ يَّشَآءُ ؕ وَاللّٰهُ وَاسِعٌ عَلِيْمٌ ﴿٢٦١﴾

"ان لوگوں کی مثال جو اپنے مال اللہ کے راستے میں خرچ کرتے ہیں، ایک دانے کی مثال کی طرح ہے جس نے سات خوشے اگائے، ہر خوشے میں سو دانے ہیں اور اللہ جس کے لیے چاہتا ہے بڑھا دیتا ہے اور اللہ وسعت والا، سب کچھ جاننے والا ہے۔"[البقرہ: 261]

دوسری جگہ فرمایا:

مَنْ ذَا الَّذِیْ یُقْرِضُ اللّٰهَ قَرْضًا حَسَنًا فَیُضٰعِفَهٗ لَهٗۤ اَضْعَافًا كَثِیْرَةًؕ وَ اللّٰهُ یَقْبِضُ وَ یَبْصُۜطُ۪ وَ اِلَیْهِ تُرْجَعُوْنَ﴿۲۴۵﴾

"کون ہے وہ جو اللہ کو قرض دے، اچھا قرض، پس وہ اسے اس کے لیے بہت زیادہ گنا بڑھا دے اور اللہ بند کرتا اور کھولتا ہے اور تم اسی کی طرف لوٹائے جاؤ گے۔"[البقرہ: 245]

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

مَنْ تَصَدَّقَ بِعَدْلِ تَمْرَةٍ مِنْ كَسْبٍ طَيِّبٍ وَلَا يَقْبَلُ اللّٰهُ إِلَّا الطَّيِّبَ وَإِنَّ اللّٰهَ يَتَقَبَّلُهَا بِيَمِينِهِ ثُمَّ يُرَبِّيهَا لِصَاحِبِهِ كَمَا يُرَبِّي أَحَدُكُمْ فَلُوَّهُ حَتَّى تَكُونَ مِثْلَ الْجَبَلِ

"جو شخص حلال کمائی سے ایک کھجور کے برابر صدقہ کرے اور اللہ تعالیٰ صرف حلال کمائی کے صدقہ کو قبول کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اسے اپنے داہنے ہاتھ سے قبول کرتا ہے پھر صدقہ کرنے والے کے فائدے کے لیے اس میں اضافہ کرتا ہے۔ بالکل اسی طرح جیسے کوئی اپنے جانور کے بچے کو کھلا پلا کر بڑھاتا ہے یہاں تک کہ اس کا صدقہ پہاڑ کے برابر ہو جاتا ہے۔"[صحیح بخاری: 1410]

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

مَا نَقَصَتْ صَدَقَةٌ مِنْ مَالٍ وَمَا زَادَ اللّٰهُ عَبْدًا بِعَفْوٍ إِلَّا عِزًّا وَمَا تَوَاضَعَ أَحَدٌ لِلّٰهِ إِلَّا رَفَعَهُ اللّٰهُ

"صدقے نے مال میں کبھی کوئی کمی نہیں کی اور معاف کرنے سے اللہ تعالیٰ بندے کو عزت ہی میں بڑھاتا ہے اور کوئی شخص (صرف اور صرف) اللہ کی خاطر تواضع (انکسار) اختیار نہیں کرتا مگر اللہ تعالیٰ اس کا مقام بلند کر دیتا ہے۔"[صحیح مسلم: 6592]

6۔ کثرت سے دعا کرنا:

قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے رمضان المبارک کے احکام ومسائل کے درمیان دعا کی ترغیب بیان فرمائی ہے، اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

وَ اِذَا سَاَلَكَ عِبَادِیْ عَنِّیْ فَاِنِّیْ قَرِیْبٌ ؕ اُجِیْبُ دَعْوَةَ الدَّاعِ اِذَا دَعَانِ ۙ فَلْیَسْتَجِیْبُوْا لِیْ وَ لْیُؤْمِنُوْا بِیْ لَعَلَّهُمْ یَرْشُدُوْنَ ﴿۱۸۶﴾

”جب میرے بندے آپ سے میری بابت پوچھیں، تو میں قریب ہوں، پکارنے والے کی پکار کو قبول کرتا ہوں جب بھی وہ مجھ کو پکارے، لوگوں کو چاہیے کہ وہ بھی میری بات مانیں اور مجھ پر ایمان لائیں۔“[البقرہ:186]

اس سے علماء اور مفسرین نے استدلال کیا ہے کہ اس انداز بیان سے اللہ تعالیٰ کی یہ منشا معلوم ہوتی ہے کہ رمضان المبارک میں دعاؤں کا بھی خصوصی اہتمام کیا جائے، کیونکہ روزہ ایک تو اخلاص عمل بہترین نمونہ ہے، دوسرے، روزے کی حالت میں انسان نیکیاں بھی زیادہ سے زیادہ کرتا ہے، راتوں کو اٹھ کر اللہ کی عبادت کرتا اور توبہ واستغفار بھی کرتا ہے اور یہ سارے عمل انسان کو اللہ کے قریب کرنے والے ہیں۔ اس لیے اس مہینے میں اللہ تعالیٰ سے دعائیں بھی خوب کی جائیں کیونکہ اللہ تعالیٰ کا دعا کرنے والوں سے وعدہ ہے کہ تم مجھ سے دعا کرو، میں تمہاری دعا قبول کروں گا، اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

وَ قَالَ رَبُّكُمُ ادْعُوْنِیْۤ اَسْتَجِبْ لَكُمْ ؕ اِنَّ الَّذِیْنَ یَسْتَكْبِرُوْنَ عَنْ عِبَادَتِیْ سَیَدْخُلُوْنَ جَهَنَّمَ دٰخِرِیْنَ ﴿۶۰﴾

”اور تمھارے رب نے فرمایا مجھے پکارو، میں تمھاری دعا قبول کروں گا۔ بے شک وہ لوگ جو میری عبادت سے تکبر کرتے ہیں عنقریب ذلیل ہو کر جہنم میں داخل ہوں گے۔“[المؤمن:60]

سیدنا سلمان فارسی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

إِنَّ رَبَّكُمْ تَبَارَكَ وَتَعَالَى حَيِيٌّ كَرِيمٌ يَسْتَحْيِي مِنْ عَبْدِهِ إِذَا رَفَعَ يَدَيْهِ إِلَيْهِ أَنْ يَرُدَّهُمَا صِفْرًا

”بلاشبہ تمہارا رب بہت حیاوالا اور سخی ہے۔ بندہ جب اس کی طرف اپنے ہاتھ اٹھاتا ہے تو اسے حیا آتی ہے کہ انہیں خالی لوٹا دے۔“[ابو داوٗد: 1488 صححہ الالبانی]

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

مَنْ لَمْ يَسْأَلْهُ يَغْضَبْ عَلَيْهِ

”جو اللہ تعالیٰ سے سوال نہیں کرتا، اللہ تعالیٰ اس پر غصے ہوتا ہے۔“[الادب المفرد: 658 حسنہ الالبانی]

7۔ عمرہ کرنا:

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

العُمْرَةُ إِلَى العُمْرَةِ كَفَّارَةٌ لِمَا بَيْنَهُمَا، وَالحج المبرور ليس لَهُ جَزَاء إِلَّا الجَنَّة

”ایک عمرہ کے بعد دوسرا عمرہ دونوں کے درمیان کے گناہوں کا کفارہ ہے اور حج مبرور کی جزا جنت کے سوا اور کچھ نہیں ہے۔“[صحیح بخاری: 1773]

رمضان میں اس کی فضیلت اور بھی زیادہ ہے، ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک انصاری خاتون سے پوچھا کہ تو ہمارے ساتھ حج کیوں نہیں کرتی؟ وہ کہنے لگی کہ ہمارے پاس دو اونٹ تھے ایک پر ابو فلاں (یعنی اس کا خاوند) اور اس کا بیٹا سوار ہو کر حج کے لئے چل دیئے اور ایک اونٹ انہوں نے چھوڑا ہے، جس سے پانی لایا جاتا ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

فَإِذَا جَاءَ رَمَضَانُ فَاعْتَمِرِى فَإِنْ عُمْرَةً فِيهِ تَعْدِلُ حَجَّةً

”اچھا جب رمضان آئے تو عمرہ کر لینا رمضان کا عمرہ ایک حج کے برابر ہوتا ہے۔“[صحیح مسلم: 3038]

8۔ روزے اِفطار کروانا:

پانچواں عمل روزے کھلوانا ہے۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

مَنْ فَطَّرَ صَائِمًا كَانَ لَهُ مِثْلُ أَجْرِهِ غَيْرَ أَنَّهُ لَا يَنْقُصُ مِنْ أَجْرِ الصَّائِمِ شَيْئًا

"جس نے کسی روزے دار کا روزہ کھلوایا، تو اس کو بھی روزے دار کی مثل اجر ملے گا، بغیر اس کے کہ اللہ روزے دار کے اجر میں کوئی کمی کرے۔"[ترمذی: 807 صححہ الالبانی]

ایک دوسری حدیث میں فرمایا:

مَنْ فَطَّرَ صَائِمًا أَوْ جَهَّزَ غَازِيًا فَلَهُ مِثْلُ أَجْرِهِ

"جس نے کسی روزے دار کا روزہ کھلوایا یا کسی مجاہد کو تیار کیا (سامان حرب دے کر) تو اس کے لیے بھی اس کی مثل اجر ہے۔"[صحیح الترغیب: 2901]

9۔ اعتکاف کرنا:

رمضان کی ایک خصوصی عبادت اعتکاف ہے۔ نبی اکرم ﷺ اس کا بھی خصوصی اہتمام فرماتے تھے۔ رمضان کے آخری دس دن، رات دن مسجد کے ایک گوشے میں گزارتے اور دنیوی معمولات اور تعلقات ختم فرمادیتے۔ نبی کریم ﷺ پابندی سے اعتکاف فرماتے تھے، جس سال آپ کی وفات ہوئی، اس سال آپ نے رمضان میں دس دن کی بجائے 20 دن اعتکاف فرمایا۔[صحیح بخاری: 2044]